© rasailojaraid.com

نہ ہوگا جیسا کہ ہر سال ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ اس ایک ہی برس میں قوم ایک چیز سنے گی، ایک بات سیکھے گی اور یہ ایک چیز ایسی ہے کہ اگر اس کو ایک مرتبہ اختیار کر لیا گیا تو ساری بگڑی بنیک وقت بن جائے گی۔

بہرحال مسلمانوں کی زندگی کا مقصد متعین ہونا چاہیے اور یہ وہی ہو جس کو ان کے پیدا کرنے والے نے متعین کیا ہے اور ظاہر ہے کہ وہ سوائے قرآن کے اور کہیں نہیں مل سکتا بس قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ عام اور لازمی کرنے کی شدید ضرورت ہے۔

اپنے آقا سے

اے میرے آقا تو کہاں ہے؟ میں تیرا بندہ ہوں تو مجھے مل جا! اور بتا دے کہ میں تیری بندگی کیوں کر ادا کر دوں!

آقا! اے میرے آقا! ذرے صحرا سے جدا ہو کر کھو جاتے ہیں، قطرے دریا سے الگ ہو کر فنا ہو جاتے ہیں، پھول شاخوں سے ٹوٹ کر کملا جاتے ہیں، اور بو پھولوں سے نکل کر آوارہ ہو جاتی ہے، اسلئے میں تیری مسلسل بندگی اور تیرا متصل وصل چاہتا ہوں!!

میرے پیارے آقا میری ساری تمنائیں اور میری ساری آرزوئیں اس میں پوشیدہ ہیں کہ تو ایک بار اپنے آقا کہنے کی اجازت دیکر میری عبدیت کی تکمیل فرما دیگا!!!

"مصلح"

حقیقی بندہ

جسنے اپنے آقا کی صحبت پر صبر نہ کیا اللہ اس کو غلاموں کی صحبت میں مبتلا کریگا اور جسکی امیدیں اپنے مالک کے سوا سب سے منقطع ہو گئیں وہی حقیقت میں بندہ ہے۔

"حضرت شیخ ابو عمرو عثمانؒ"

© rasailojaraid.com